شہیدِ اعظم حضرت امام حسینؑ کی شان میں پانچ سلام

موسومہ

پنجۂ پنجتن

مصنفہ

منشی للتا پرشاد شاد میرٹھی مصنف سیرت رسولؐ وغیرہ

باہتمام منشی عبدالعزیز خاں

مطبوعہ عزیزی پریس آگرہ

رباعی

سلام (۱)

سلامی کٹ گئی کل عمر اپنی وصفِ حیدر میں
مرا دعویٰ ہے جنت پر ۔ مرا حصہ ہے کوثر میں

خدا نے جو ضیا بخشی نبیؐ کے قلبِ اطہر میں
وہی تھی ذاتِ حیدر میں وہی سبطِ پیمبر میں

ازل سے سیرِ باغِ خلد لکھی ہے مقدر میں
ہمیشہ کوئے طیبہ کا رہا سودا مرے سر میں

مجھے جینا بھی دوبھر ہے ۔ مجھے مرنا بھی مشکل ہے
خدا واقف ہے جو حالت ہوئی ہے ہجرِ سرور میں

تمہاری بندگی میں ہوں تمہیں پر جان دیتا ہوں
مرا بھی نام لکھ لو اپنے مداحوں کے دفتر میں

تمہارے گیسوؤں کے عشق میں واللیل پڑھتا ہوں
یہ سر جب تک سلامت ہے یہی سودا ہے سر میں

جسے اس کی ہوا مل جائے اس کی بات ہی کیا ہے
مہک ہے رشکِ عنبر آپ کی زلفِ معنبر میں

تمہارے چاہنے والوں میں ہوں چاہنے والا
میری فریاد سن لینا ذرا تم شورِ محشر میں

ہمارے ساتھ جائیں گے لحد میں رنج و غم لاکھوں
بھلا گز بھر زمیں کیا کام دے گی ایسے لشکر میں

بڑھی جاتی ہوئی تھی تشنگی سے خشک ہونٹوں کی
امنڈتے آرہے تھے اشک لیکن چشمِ اصغر میں

غضب ہے ایک قطرہ بھی نہیں ملتا تھا پینے کو
مگر پانی بھرا تھا دیدۂ سبطِ پیمبر میں

کئی دن سے تپے تھے بھوکے پیاسے گرم ریتی پر
مگر کیا صبر تھا اللہ اکبر ان بہتر میں

خدا کی شان کیا جانِ شہیداں بھی مچلتی تھی
جو تھی ہونٹوں پہ دم بھر میں تو تھی آنکھوں میں دم بھر میں

کبھی دشمن کو دیکھا اور کبھی اوپر نظر ڈالی
نہیں معلوم کیا حسرت بھری تھی چشمِ اکبر میں

غمِ دنیا و فکرِ آخرت اے شاد پھر کیوں ہو
کٹے جب زندگی سب الفتِ شبیر و شبر میں

سلام (۲)

سلامی پی لیا - جامِ شہادت شادماں ہو کر
حسینؑ ابنِ علیؑ نے جان دی - جانِ جہاں ہو کر

زمینِ کربلا نے غم دیا ہے آسماں ہو کر
لبِ دریا جہاں پیاسے رہے سب مہماں ہو کر

الٰہی! برق وش آہیں نکلتیں یہ چھپاں ہو کر
فلک سے ٹوٹ پڑتیں شمر پہ پھر بجلیاں ہو کر

بھلا حسنین - بن[۱] شیرِ خدا دنیا میں کیوں رہتے
خدا کے پاس جا پہونچے - خدا کے رازداں ہو کر

یہ آخر کیا کرشمہ تھا کہ گل ہائے رسول اللہؐ
خزاں میں جا پھنسے - گلچیں کے ہاتھوں باغباں ہو کر

انھیں مرنا تو تھا اک دن - مگر غم ہے تو اتنا ہے
اجل کم بخت کیوں آئی ز نصیبِ دشمناں ہو کر

غضب تشنہ لبی تھی - خنجرِ بُرّاں بھی آخر
نکل آیا دہانِ زخم سے سوکھی زباں ہو کر

اگر اہلِ نظر دیکھیں حسینؑ اب بھی نظر آئیں
کہ ہم چشموں کی آنکھوں میں لیے ہیں پتلیاں ہو کر

خدا کی شان کے صدقے - جنابِ حُرؑ کی یہ حُرمت
ارم میں چین کرتے ہیں ارم کے پاسباں ہو کر

ستم ہے ظلم ہے - حضرت کا سر ہو نوکِ نیزہ پر
یہی کانٹا کھٹکتا ہے مرے دل میں سناں ہو کر

یزیدِ بد مقدر آج بھی مردودِ عالم ہے
سُبک سب کی نگاہوں میں ہوا بارِ گراں ہو کر

امامِ دوسرا کا کس طرح دیدار حاصل ہو
مزا ہو گر نظر آجائیں مجھ پہ مہرباں ہو کر

جو اہلِ قافلہ تھے - کربلا پہونچے - نجف پہونچے
فقط میں رہ گیا ہوں اک غبارِ ناتواں ہو کر

بڑھاپے میں - وطن سے دور کیوں اے شادؔ آ بیٹھے
زباں بھی بھول جاؤ گے یہاں اہلِ زباں ہو کر

[۱] بن (فارسی) بہ معنی اولاد - بن (ہندی) بہ معنی بغیر - بلا -

سلام (۳)

سلامی نام پہ حسنینؑ کے لازم ہے مرجانا
کہ یہ مرنا بھی ہے دنیا میں زندہ نام کر جانا

مزہ دیتا تھا میداں میں وہ حضرت کا بپھر جانا
اُدھر منھ پھیرنا دشمن کا اور چہرہ اُتر جانا

رہے سب تشنہ لب لیکن نہ دشمن سے اماں مانگی
اسے کہتے ہیں سر دینا۔ اسے کہتے ہیں مر جانا

ہلا دیتا تھا سکّانِ فلک کو شمر تو کیا، تھا
صفِ دشمن سے مثلِ شیر حضرت کا گذر جانا

لگائی آگ گو تشنہ لبی نے اُف نہ کی لیکن
تحمّل کو وہی سمجھے، اُنھیں نے صبر کر جانا

برائے جنگ اکبر کا وہ رخصت مانگنا شہ سے
وہ بےخوف و خطر پھر شان سے باندھے کمر جانا

ستم اک ڈھا گیا کبرا کے وہ رو رو کے یوں کہنا
جو وعدہ تھا اسے قاسم ذرا ایفا تو کر جانا

بہے آنسو جو بانو کے تو وہ سمجھے کہ پانی ہے
غضب تھا اصغرِ بےشیر کا اُس دم بکھر جانا

برس کر تر جو کر دیتا تو کیوں یوں آبرو کھوتا
نہ اپنا فرض تو نے ہائے کچھ اے ابرِ تر جانا

ذرا قدموں میں رہتا شمر حضرت پر فدا ہوتا
بڑا بدبخت تھا ظالم نہ جی جانا نہ مر جانا

نہیں اے شاد کچھ عشقِ امامِ وقت سے بڑھ کر
نجاتِ دائمی ہے الفتِ مرشد میں مرجانا

سلام (۴)

سلامی اسقدر ظالم ستائیں دیں کے رہبر کو
کہ ابنِ ساقیِ کوثر بھی پیاسا جائے کوثر کو

علیم الملک علیم حق نے اپنی مہربانی سے
بنایا شہر پیغمبر کو۔ باب علم حیدرؑ کو

فرشتوں نے کہا۔ وا آتا کا سر اونچا ہی رہتا ہے
چڑھایا نوک نیزہ پر عدو نے شاہ کے سر کو

خدا جانے نبیؐ کی روح پر اس وقت کیا گذری
لعینوں نے ستایا بے طرح سبطِ پیمبرؐ کو

بوقتِ قتل بھی سجدہ میں گردن جھک گئی شہ کی
نہ بھولے مرتے مرتے نعرۂ اللہ اکبر کو

فلک پر سب ملک بھی رو اُٹھے، آنسو بہا بیٹھے
نہلایا جب لہو میں بحرِ رحمت کے شناور کو

لعینوں سے کہا شہ نے مجھے تم قتل کرتے ہو
بھلا کیا منہ دکھاؤ گے شفیعِ روزِ محشر کو

جنہوں نے حضرتِ زینبؓ کو بے پردہ کیا یارب
قیامت میں وہ کیونکر منہ دکھائیں گے پیمبرؐ کو

ادب سے اہل دل اے شادؔ ہر دم سر جھکاتے ہیں
نبیؐ کو، حیدرِؑ کرار کو، سبطِ پیمبرؐ کو!

سلام (۵)

مجرئی مانگتے تھے جب علی اصغر پانی
بےکسی روتی تھی خود آنکھ میں بھر کر پانی

دیدۂ تر سے بہے کیوں نہ برابر پانی
مجرئی کام یہ دے گا سرِ محشر پانی

جب دمِ ذبح پلایا بہتے خنجر پانی
عرقِ شرم تھا قاتل کی جبیں پر پانی

سنگ دل شمر ہوا کیوں نہ پگھل کر پانی
نالۂ شاہ سے ہو جاتے تھے پتھر پانی

ڈوب مر شرم کوئی شے ہے جو اے نہرِ فرات
تو نے ظالم نہ دیا بوند برابر پانی

کس کی طاقت ہے کہے کربِ بلا کا قصہ
غم سے بہہ جائے گا ہو کر دلِ مضطر پانی

آبرو ہی نہیں اب اس کی جہاں میں کچھ بھی
رہتا ہے زیرِ زمیں خاک میں مل کر پانی

کند چھریوں میں بھلا آب کہاں سے آتی
شہدا کو نہ پلا یوں بہتے خنجر پانی

جوش میں گردنِ معصوم پہ وہ چل تو گئی
پانی پانی ہوئی شمشیرِ ستمگر پانی

جو غنی ہیں اُنھیں کیا فکرِ غمِ دُنیا ہو
نہیں پیتے کبھی دُنیا میں تناور پانی

ہائے کیا ظلم ہے اعدا تو پئیں جی بھر کر
اور اک بوند نہ پائے علی اصغر پانی

سُنتے ہیں عرصۂ محشر سے نہ وہ دن کم تھے
تین دن بند رہا آلِ نبی پر پانی

تشنۂ عشق کو اے شاد پلائیں گے ضرور
حشر میں ساقیٔ کوثر لبِ کوثر پانی

سیرت رسولؐ

"جذبات شادؔ" کے نام سے ایک بہترین کتاب "سیرت رسولؐ" پر شادؔ صاحب نے تصنیف و شائع فرمائی تھی جو تمام ملک کے ہندو و مسلمانوں میں نہایت مقبول ہوئی، بڑے بڑے ہندو مسلم لیڈروں نے تعریف کی۔ آپ نے اسے نہ پڑھا تو کچھ نہ پڑھا۔ ایک بار شروع کیجئے ختم کئے بغیر نہ چھوڑیئے گا۔ نبی کی سیرت اور منصف مزاج و آزاد خیال ہندو کا قلم۔ سبحان اللہ۔ قیمت صرف چار آنے۔ ۵ کے ٹکٹ آنے سے گھر بیٹھے کتاب پہونچ جائے گی۔

امام حسینؑ

دنیا کے برگزیدہ شہید اکبر حضرت امام حسین علیہ السلام کی سوانح عمری۔ شروع سے آخر تک نہایت دلکش انداز میں جناب شادؔ صاحب نے تحریر فرمائی ہے ایک محقق ہندو کے قلم کی جولانیاں ملاحظہ فرمائیے آپ پڑھ کر عش عش نہ کر اٹھیں تو ہمارا ذمہ۔ زیر طبع ہے۔

پتا

ایل۔ پی شادؔ۔ کوٹہ جنکشن (راجپوتانہ)